

## جنوبی سوڈان کے ڈنکا قبائل ثقافت، طرز زندگی اور جدوجہد کی کہانی

افریقہ کے دل میں واقع جنوبی سوڈان اپنی ثقافتی تنوع اور قدیم قبائلی روایات کے لیے جانا جاتا ہے۔ انہی قبائل میں ایک نمایاں اور بااثر قبیلہ ڈنکا ہے، جو نہ صرف اس ملک کا سب سے بڑا نسلی گروہ ہے بلکہ اپنی منفرد ثقافت، مویشیوں سے گہری وابستگی اور مضبوط سماجی ڈھانچے کے لیے بھی مشہور ہے۔ ڈنکا لوگ بنیادی طور پر زرعی اور مویشی پالنے والے ہیں۔ ان کی زندگی کا زیادہ تر دار و مدار گائیوں پر ہوتا ہے، جو ان کے لیے صرف معاشی ذریعہ نہیں بلکہ عزت، پہچان اور ثقافتی ورثے کی علامت ہیں۔ گائیں ان کے ہاں شادی کے موقع پر مہر کے طور پر دی جاتی ہیں، مذہبی رسومات میں قربان کی جاتی ہیں، اور روزمرہ خوراک جیسے دودھ کا اہم ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈنکا معاشرے میں ایک شخص کی اہمیت اکثر اس کے مویشیوں کی تعداد سے بھی جڑی ہوتی ہے۔

ڈنکا قبائل کا طرز زندگی موسموں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ برسات کے موسم میں یہ لوگ مستقل بستیوں میں رہتے ہیں، جہاں وہ باجرا جیسی فصلیں اگاتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی خشک موسم شروع ہوتا ہے، وہ اپنے مویشیوں کے ساتھ دریاؤں، خصوصاً دریائے نیل کے کناروں کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں تاکہ جانوروں کو مناسب چراگاہ اور پانی میسر آسکے۔ اس نیم خانہ بدوش طرز زندگی کو "Transhumance" کہا جاتا ہے۔

ڈنکا قبیلہ کے افراد کی زندگی میں بلوغت کی رسومات بھی خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ لڑکوں کو مرد بننے کے لیے مخصوص آزمائشوں سے گزارا جاتا ہے، جن میں جسمانی تکالیف برداشت کرنا شامل ہوتا ہے۔ اس عمل کے دوران ان کی پیشانی پر نشان بنائے جاتے ہیں، جو ان کی شناخت اور بہادری کی علامت ہوتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں ایک نیا نام بھی دیا جاتا ہے، جو اکثر ان کی گائے کے رنگ یا خصوصیت سے منسوب ہوتا ہے۔ مذہبی اعتبار سے ڈنکا لوگ نہایت روحانیت پسند ہوتے ہیں۔ وہ ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں، جسے وہ کائنات کا خالق مانتے ہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق خدا روحوں کے ذریعے انسانوں سے

رابطہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں روحانی پیشوا، جنہیں (Masters of the fishing spear)

یعنی "ماہی گیری کے نیزے کے مالک" کہا جاتا ہے، اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ پیشوا مختلف مواقع پر قربانیاں دیتے ہیں تاکہ خدا کو راضی کیا جاسکے اور مشکلات سے نجات حاصل ہو۔

ڈنکا معاشرہ خاندانی اور قبائلی بنیادوں پر منظم ہے۔ ہر قبیلہ مزید چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہوتا ہے، جنہیں خاصی خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ ان کے درمیان مختلف بولیاں پائی جاتی ہیں، مگر وہ اپنی اجتماعی شناخت کو برقرار رکھتے ہیں اور بیرونی خطرات کے مقابلے میں متحد رہتے ہیں۔

تاہم، ڈنکا قبائل کی یہ پُر امن اور روایتی زندگی ہمیشہ محفوظ نہیں رہی۔ 20 ویں صدی کے آخری عشروں میں، جب جنوبی سوڈان ابھی سوڈان کا حصہ تھا، ان کی زندگی شدید خانہ جنگی سے متاثر ہوئی۔ حکومت کی جانب سے اسلامی قوانین کے نفاذ کی کوششوں نے غیر مسلم جنوبی آبادی میں بے چینی پیدا کی، جس کے نتیجے میں طویل جنگ شروع ہو گئی۔ اس دوران نہ صرف عرب ملیشیاؤں سے جھڑپیں ہوئیں بلکہ ڈنکا اور نور قبائل کے درمیان بھی تنازعات پیدا ہوئے۔

1999 میں ایک اہم پیش رفت اس وقت ہوئی جب ڈنکا اور نور قبائل کے درمیان ”Wunlit“ معاہدہ طے پایا، جس سے دونوں کے درمیان جنگ بندی ممکن ہوئی۔ بعد ازاں 2005 میں ایک جامع امن معاہدہ ہوا، جس نے طویل خانہ جنگی کا خاتمہ کیا۔ آخر کار جولائی 2011 میں جنوبی سوڈان ایک آزاد ملک کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ آج اگرچہ جنوبی سوڈان آزادی حاصل کر چکا ہے، مگر اسے اب بھی معاشی اور سماجی چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس کے باوجود ڈنکا قبائل اپنی روایات، ثقافت اور شناخت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ڈنکا قبائل کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ کس طرح انسان فطرت، جانوروں اور روحانیت کے ساتھ جڑ کر ایک متوازن زندگی گزار سکتا ہے۔ ان کی ثقافت نہ صرف قدیم روایات کا خزانہ ہے بلکہ انسانی برداشت، اتحاد اور شناخت کی ایک خوبصورت مثال بھی ہے۔